© rasailojaraid.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نظرات

یہ تماشا نہ ہوا

لیجئے مسلم یونیورسٹی علی گڈھ کے تحقیقاتی کمیشن کی رپورٹ جس کا ملک میں بڑی بے چینی سے انتظار کیا جارہا تھا شائع ہوگئی۔ یاد ہوگا پچھلے دنوں پارلیمنٹ میں اردو اخبارات میں اس یونیورسٹی کی نسبت کیا کیا ناگفتنی باتیں پورے جزم ویقین کے ساتھ نہیں کہی گئیں۔ کیسے کیسے الزامات لگائے گئے، بہتان باندھے گئے۔ وائس چانسلر اور دوسرے عمائد یونیورسٹی کی ذات پر ناروا حملے ہوئے۔ یونیورسٹی کو اینٹی نیشنل سرگرمیوں کا گڑھ بتایا گیا۔ غبن اور خیانت کی تہمتیں تراشی گئیں۔ آخر کمیشن مقرر ہوا جس نے نو مہینے تک نہایت محنت وجانفشانی سے سینکڑوں یونیورسٹی کے فائل، رجسٹر اور دستاویزات وغیرہ دیکھے، یونیورسٹی کے اساتذہ، ملازمین اور قدیم طلبار کے بیانات لئے اور ممبرانِ پارلیمنٹ۔ تعلیم اور امور متعلقہ کے ماہرین سے ملاقاتیں کیں اور شہادتیں لیں۔ اور اُس کے بعد یہ ضخیم رپورٹ مرتب کی۔ جیسا کہ اخبارات میں آچکا ہے، رپورٹ میں مذکورہ بالا قسم کے تمام الزامات کی نہایت واضح اور پُر زور لفظوں میں تردید کی گئی ہے۔ اور ساتھ ہی طلبار کے ڈسپلن اور مسلمان طلبار کے دوسرے فرقوں کے طلبار کے ساتھ خوشگوار تعلقات کی تعریف اور اس پر حیرت آمیز مسرت ظاہر کی گئی ہے۔ طلبار کے داخلہ اور اساتذہ وملازمین کے تقرر سے متعلق یونیورسٹی کی جو پالیسی رہی ہے اُس کو قابلِ اعتراض قرار نہیں دیا گیا۔ یونیورسٹی کے مسلم یونیورسٹی ہونے کی حیثیت کو تسلیم کیا گیا ہے اور اسلامی علوم وفنون اور اُن سے متعلقہ زبانوں کی اعلیٰ سے اعلیٰ تعلیم کا بندوبست کرنے کی پُر زور سفارش کی گئی ہے۔ کمیشن نے جس ہمدردی اور انصاف پسندی سے کام لیا ہے اُس کا اندازہ اس سے ہوسکتا ہے کہ جب اُس کے سامنے خود اُس کے بقول متعدد نہایت معزز مسلمانوں نے جن کی قوم پروری پر کوئی شبہ نہیں کیا جا سکتا یہ بیان کیا کہ مسلمان طلبار کو دوسری یونیورسٹیوں میں داخلہ لینے میں دشواریاں پیش آتی ہیں تو کمیشن نے مرکزی اور ریاستی حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس چیز کی تحقیقات کریں اور جہاں کہیں اس قسم کی شکایت کا ثبوت ملے وہاں کی حکومت اُس کا فوراً تدارک کرے۔ تاکہ ملک میں جمہوریت کو اپنی اصل اسپرٹ کے ساتھ پھولنے پھلنے کا موقع ملے۔

© rasailojaraid.com